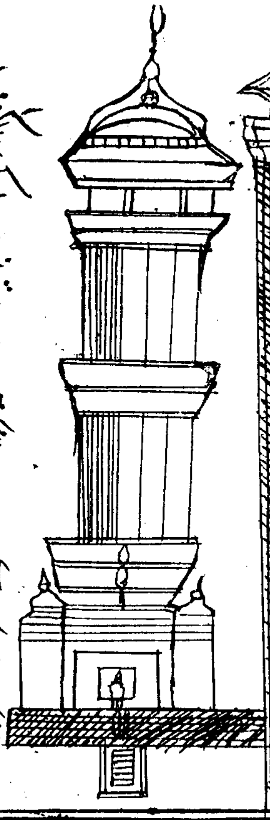
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے ... صہ/
۲۔ خواص و مہاجرین سے ... عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر ... ے
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ... ۱۲ روپے
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ... ۱۲

نوٹ

عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے



اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

لنگر خانہ کی طرف توجہ چاہیئے

لنگر خانہ کی ضروریات پر ایک سے زیادہ مرتبہ توجہ دلائی گئی ہے لنگر خانہ کے اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں اور قحط سالی کے سبب سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب یکمشت چندہ لنگر خانہ کیلئے دیں اور ماہواری چندے اپنے وقت پر ادا ہوتے رہیں تاکہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے اوقات گرامی میں تشویش کی وجہ سے ہرج واقعہ نہ ہو۔ اس تحریک کو معمولی اور عام نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ڈیپوٹیشن جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کیلئے نکلا ہے۔ اس کے مقاصد میں لنگر خانہ کے لئے یکمشت چندہ جمع کرنا بھی داخل کیا گیا ہے جہاں احباب عمارت مدرسہ کیلئے چندہ دیں۔ لنگر خانہ کیلئے یکمشت چندہ بھی دیں۔ بار بار اس قسم کی تحریک کرنے کی ضرورت نہیں لنگر خانہ سب سے اول السابقین رہنا چاہئے۔ یاد رہے لنگر خانہ کیلئے جس قدر روپیہ

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

بقیہ گذشتہ اشاعت بمقام لاہور

یہ ہیں خدا کے نشان اور ان کا نام ہے مابہ الامتیاز۔ خشک مباحثات سے کیا ہو سکتا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے دیکھا بھی کہ مباحثہ سے کسی نے ہار منوائی ہو؟

ایک طرف حقیقۃ الوحی کو لے لو اور دوسری طرف میری کتابوں کو لے لو جن میں یہ پیشگوئی بڑی بسط سے درج ہے۔ پھر مقابلہ کرو کہ کونسا خدا کا کلام ہے اور کونسا شیطان کا۔ اگر یہ نطق خدا کی طرف سے اور خدا کے حکم سے نہ ہوتا تو کیا ممکن نہ تھا کہ میں ہی مر جاتا اور وہ زندہ رہتا۔ کیونکہ ظاہر اسباب اس بات کے متقاضی تھے۔ میں اس کی نسبت عمر میں زیادہ تھا اور پھر بیماری میرے لاحق حال تھی۔ مگر برخلاف اس کے وہ مضبوط و توانا اور تندرست تھا۔

یہی نہیں بلکہ اس کے سوا اور بھی جس جس نے مباہلہ کیا وہی ذلیل ہوا۔ ہلاک ہوا۔ غلام دستگیر قصوری۔ محی الدین لکھو کے والا۔ ان لوگوں نے مباہلے کئے اور خود ہی ہلاک ہو کر ہماری صداقت پر ہمیشہ کے واسطے مہریں کر گئے۔ مولوی چراغ دین جموں والا نے میری نسبت پیشگوئی کی کہ طاعون سے مریگا اور مباہلہ کیا مگر دیکھو خود ہی طاعون سے مرا۔ ایک فقیر مرزا تھا۔ اس نے بھی اعلان کیا تھا کہ مرزا رمضان کے مہینہ میں مر جائیگا مجھے عرش سے یہ خبر دی گئی ہے۔ آخر جب وہ رمضان کا مہینہ آیا تو خود ہلاک ہو گیا۔ بابو الٰہی بخش صاحب نے بھی ہماری نسبت اپنی کتاب میں طاعون سے مرنے کی پیشگوئی کی تھی مگر آپ لوگ جانتے ہوں گے کہ وہ کس طرح مرے۔ اب بتاؤ کہ

معجزات کے سرپرسینگ

ہوتے ہیں۔ ڈوئی کو جو سمندروں کے پار بیٹھا تھا۔ جب وہ ہمارے مقابلہ میں آیا اور ہم نے خدا سے خبر پاکر اس کے واسطے اُس کی پُرحسرت ہلاکت کیواسطے پیشگوئی کی تو فوراً اس پر آثار ادبار ظاہر ہونے شروع ہوگئے۔ اور آخر کار بڑی نامرادی سے مفلوج ہوکر اور طرح طرح کے دُکھ اور ذلتیں دیکھتا ہوا ہلاک ہوگیا۔ غرضیکہ اگر ان نشانات کی ایک کتاب بنائی جاوے تو یقین ہے کہ پچاس جزو کی ایک کتاب تیار ہو۔ دیکھو عبداللہ آتھم بھلا اب کہاں ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے کوئی نیا معجزہ دکھاؤ۔ خدائی نشانات کیا باسی ہوگئے ہیں اور وہ ردی ہوگئے ہیں کہ ان کو رد کردیا جاتا ہے اور اپنی مرضی کے نشانات مانگے جاتے ہیں۔ خدا کسی کا ماتحت ہوکر نہیں چلنا چاہتا کہ وہ کسی کی مرضی کا تابع ہو۔ وہ نشان دکھا رہا ہے۔ مگر اپنی مرضی کے موافق دکھاتا ہے۔ کیا ان سے تسلی نہیں ہوتی۔ کہ اور مانگے جاتے ہیں۔

الغرض قرآن شریف میں آخری زمانہ کے موعود کا نام خلیفہ رکھا گیا ہے اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح کے نام سے اس کو یاد کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دو نو نام رکھے ہیں جو کہ ہماری کتاب میں جس کو عرصہ ۲۶ سال ہوگیا کہ چھپکر شائع ہوگئی اور دوست دشمن کے ہاتھ میں موجود ہے۔ چنانچہ ہمارے ایک الہام میں یوں آیا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ اور ایک دوسرے الہام میں ہے کہ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ غرض حدیث اور قرآن شریف کے رُو سے اللہ تعالیٰ نے ہمارا ہی یہ نام رکھا ہے۔ اور آنے والا موعود ہمیں ہی مقرر فرمایا ہے۔

مسیح ناصری تو مرگیا اور قرآن شریف میں بار بار اس کی وفات کا ذکر بڑے زور سے کیا گیا ہے وہ تو اب کسی طرح زندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب اس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کو بٹھا دیا تو اب بھی اُس کا انتظار کرنا کیسی نادانی اور جہالت ہے۔ میرا مدعا یہ ہے کہ لوگ جو اس معاملہ میں بحث کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے منہ مانگے نشان دئے جاویں۔ دیکھو صدہا نبی ایسے بھی آئے کہ اُن کی پیشگوئی کسی پہلے کتاب میں نہیں کی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ سچے نبی کے ساتھ خدا کی ہیبت ہوتی ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے آتا ہے اُس کے ساتھ

خدائی نشان اور تائید کا علم

لازمی طور سے ہوتا ہے۔ دیکھو بائیبل۔ انجیل۔ قرآن۔ حدیث میں جن معجزات کا ذکر ہے دشمن اُن کو نہ ماننے کے کئی وجوہ پیدا کرسکتا ہے۔ تحریف تبدیل کا الزام لگا سکتا ہے۔ اور اور رنگ کے دوسرے پہلو کے معنے کرسکتا ہے۔ غرضیکہ گذشتہ اموری پر ہی اگر فیصلہ کا انحصار اور دارومدار ہو تو اس میں بڑے مشکلات پیش آسکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حق و باطل میں خلط ہو اور حق دنیا پر مشتبہ رہے اسی واسطے اس کی سنت ہے کہ وہ تازہ بتازہ نشانات سے امر حق کا ہمیشہ اظہار کرتا رہا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ میں بھی جبکہ خدا نے ہمیں مامور کرکے بھیجا اور مسیح موعود اور خاتم الخلفاء ہمارا نام رکھا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون الخ۔ یعنے ساتھ ہی اپنی شہادت اور گواہی بھی عطا فرمائی۔ پس اس وقت ہمارے ساتھ بھی خدا کی شہادت موجود ہے کوئی بھی اعتراض جو منہاج نبوت پر قرآن اور حدیث کے رو سے کیا جاوے ہم اس کا جواب دینے کو ہر وقت تیار ہیں ہر مدعی سے ...... یہی ہوتا ہے کہ اس کے صدق دعوے کا ثبوت مانگا جاتا ہے سو ہم اس امتحان کے واسطے ہر وقت تیار ہیں بشرطیکہ منہاج نبوت پر ہو۔

خدا جانے اُن پرانے قصوں میں کیا رکھا ہے کہ یہ لوگ تازہ بتازہ نشانات کو تو نہیں مانتے۔ اور قصوں کے پیچھے پڑتے ہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ قصوں سے تمہیں حاصل ہی کیا؟۔ یہودیوں کے قصے تو تم سے کہیں بڑھ چڑھکر ہیں۔ تو کیا اُن کو مان لوگے۔ ہر ایک قوم میں قصوں کی بھرمار ہے مگر خشک قصے تقویت ایمان اور تازگی روح کے واسطے کوئی فایدہ نہیں پہنچا سکتے۔

قصوں والا ایمان بھی کچھ بودا

ہی ہوتا ہے۔ تازہ بتازہ نشانات اور خدا کی گواہی کو ...... جو لوگ نہیں مانتے اُن کی سزا ہی آخر یہی ہے کہ وہ قصے کہانیوں کے پیرو ہوں۔

سوال کیا گیا کہ خلیفہ آنے کا مدعا کیا ہوتا ہے؟

فرمایا اصلاح۔ دیکھو حضرت آدمؑ سے اس نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسانوں کی عملی حالتیں کمزور ہوگئیں اور انسان زندگی کے اصل مدعا اور خدا کی کتاب کی اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک مامور اور مرسل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔ شان کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نور معرفت دنیا میں دوبارہ قایم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنا دیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گذرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاع ایمان اور نور معرفت کو لوگ کھو بیٹھتے ہیں اور دُنیا میں ظلمت اور گمراہی فسق و فجور کا چاروں طرف سے خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ سے خدا کا نام اور توحید اور اخلاق فاضلہ پھر نئے سرے سے دنیا میں اس کی معرفت قائم کرکے خدا کی ہستی کے بیّن ثبوت ہزاروں نشانوں سے دئے جاتے ہیں۔ اور ایسا ہوتا ہے کہ کھویا ہوا عرفان اور گم شدہ تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کی جاتی ہے اور ایک عظیم الشان انقلاب واقع ہوتا ہے۔

غرض اُسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان ہی ایمان کو پہچانتا ہے اور روشنی سے روشنی کی شناخت ہوتی ہے۔ سورج دنیا میں موجود ہے مگر جس کی آنکھ میں ہی نور نہ ہو وہ سورج سے فایدہ ہی کیا اُٹھا سکتا ہے۔ منہ سے یہ دعوے کردینا کہ ہمیں کسی امام یا مصلح کی کیا ضرورت ہے بڑا خطرناک ہے۔

مَیں سچ کہتا ہوں

کہ خدا کے پانے کے واسطے بڑے بڑے سخت مشکلات اور دشوار گذار گھاٹیاں ہیں۔ ایمان صرف اسی کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذبات نفسانیہ انسان سے دور ہو جاویں اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے۔ جن کے وجود میں ایمان کا سچا نور اور حقیقی معرفت پیدا ہو جاتی ہے اُن کی حالت ہی کچھ الگ ہو جاتی ہے۔ وہ دُنیا کے معمولی لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ممتاز ہوتے ہیں۔

کوئی ایک گناہ چھوڑکر ایسا مغرور ہو جانا اور مطمئن ہو جانا کہ بس اب ہم مومن بن گئے اور تمام مدارج ایمان ہم نے طے کرلئے یہ ایک اپنا خیال ہے۔ دیکھو انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی پس جب تک لمبے تجربہ اور استقامت سے یہ امر بپایۂ ثبوت نہ پہنچ جاوے کہ واقعی اب تم نے

خدا کو مقدم کر لیا ہے۔ اور تمہاری حالت گناہ سوز مستقل ہو گئی ہے اور تم کو نفس امارہ اور لوامہ سے نکلکر نفس مطمئنہ عطا کیا گیا ہے اور عملی طور سے سچی پاکیزگی تم نے حاصل کر لی ہے تب تک مطمئن ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قد افلح من تزکّٰی

فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کر لے۔ اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو۔ اور ترک شر اور کسب خیر کے دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کر لے تب جا کر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں۔ جب تک انسان مر ہی نہ جاوے جب تک کہاں ہو سکتا ہے۔ کہ سچا ایمان حاصل ہو۔

دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اول درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے۔ یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ پھر یاد رکھو کہ صرف ترک شر ہی نیکی نہیں ہے۔ نیکی اس جا ہے کہ ترک شر کے ساتھ ہی کسب خیر بھی ہو۔ ترک گناہ میں جب انسان اس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہیے کہ خدا کے منشا کے موافق سنت رسول پر بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجا لاوے۔ اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو اور انشراح صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔

دیکھو بعض لوگ فطرتاً ہی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں بعض قسم کے معاصی کے ارتکاب کی طاقت اور مادہ ہی نہیں ہوتا۔ کیا ایک ایسا شخص جس کو قوت رجولیت دی ہی نہیں گئی یہ شیخی مار سکتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا۔ یا وہ جس کو دن بھر میں دو پیسے کی روٹی بھی مشکل سے میسر آئی ہے دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں شراب نہیں پیتا۔ یا ایک ضعیف۔ ناتوان۔ کس مپرس جو کہ خود ہی ذلیل و خوار پھرتا ہے کہہ سکتا ہے کہ میں ہمیشہ صبر اور تحمل اور بردباری کرتا ہوں اور کسی کا مقابلہ نہیں کرتا عفو کرتا ہوں۔ غرض بعض لوگ فطرتاً ہی ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ بعض گناہوں پر قادر ہی نہیں ہو سکتے۔ ممکن ہے کہ بعض سادہ لوح انسان ایسے بھی ہوں کہ جنہوں نے عمر بھر کبھی کوئی بھی گناہ نہ کیا ہو۔ پس

صرف ترک ذنوب ہی

نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ کسب خیر بھی اعلیٰ جزو ہے۔ کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں قسم کے شربت نہیں پی لیتا۔ سورۃ دھر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک **شربت کافوری** ہوتا ہے اور دوسرا **شربت زنجبیلی**۔ یہ مقبولوں اور برگزیدہ لوگوں کو دونوں شربت پلائے جاتے ہیں۔ کافوری شربت کے پینے سے انسان کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور گناہ کے قویٰ ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ کافور میں گندے مواد کے دبانے کی تاثیر ہے۔ پس وہ لوگ جن کو شربت کافوری پلایا جاتا ہے۔ ان کے گناہ والے قویٰ بالکل دب ہی جاتے ہیں اور پھر ان سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہی نہیں۔ اور ایک قسم کی **سکینت** جس کو شانتی کہتے ہیں میسر آجاتی ہے۔ اور ایک نور پانی کی طرح اترتا ہے جو ان کے سینے میں سارے گندوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اور سفلی زندگی کے تمام تعلقات ان سے الگ کر دئے جاتے ہیں۔ اور گناہ کی آگ کی بھڑک ہمیشہ کے واسطے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔

مگر یاد رکھو صرف یہی امر نیکی اور خوبی نہیں ہے۔ ایک شخص کا ہمیں واقعہ یاد ہے کہ اس کی کسی نے دعوت کی اور کھانا وغیرہ کھلا چکنے کے بعد میزبان نے اپنے مہمان کی خدمت میں عذر کیا کہ میں جیسا کہ آپ کی خدمت کا حق تھا ادا نہیں کر سکا جیسا کہ قاعدہ ہے اپنی طرف سے معذرت کی۔ مگر مہمان کچھ ایسا شوریدہ مغز تھا کہ میزبان کی اس بات سے وہ بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ کیا تم مجھ پر اس طرح سے اپنا احسان جتانا چاہتے ہو۔ تمہارا نہیں بلکہ میرا تم پر بہت بھاری احسان ہے۔ میزبان نے فرمایا کہ یہ اور خوشی کی بات ہے بس وہ بھی جاننا چاہتا ہوں۔ تو اس مہمان نے کہا کہ دیکھو جب تم سامان مہمانداری میں مصروف تھے اور میری طرف سے بالکل بے خبر تھے۔ میں تنہا اس جگہ موجود تھا اگر میں تمہارے اس

مکان میں آگ لگا دیتا

تو تمہارا کتنا نقصان ہوتا۔ پس میں نے تم پر احسان کیا ہے نہ کہ تم نے۔

غرض ترک شر کی یہ ایک مثال ہے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے سامنے ایسی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا وہاں تو **جیسا کرے گا ویسا پاوے گا**۔

ترک ذنوب کو اللہ تعالیٰ نے شربت کافوری کی طرح سے تشبیہ دی ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ انسان کو شربت زنجبیل پلایا جاوے۔ زنجبیل سونٹھ کو کہتے ہیں۔ زنجبیل مرکب ہے لفظ زنا اور جبل سے۔ زنجبیل کی تاثیر ہے کہ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ اور لغوی معنے اس کے ہیں پہاڑ پر چڑھنا۔ اس میں جو نقطہ رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح سے پہاڑ پر چڑھنا مشکل کام ہے۔ اور وہ اس مقوی چیز کے استعمال سے آسان ہو جاتا ہے اس طرح روحانی نیکی کے پہاڑ پر چڑھنا بھی سخت دشوار ہے وہ روحانی شربت زنجبیل سے آسان ہو جاتا ہے۔

خالص اعمال محض للہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت بجا لانا بھی ایک پہاڑ ہے۔ اور سخت دشوار گذار گھاٹی سے مشابہ ہے۔ ہر ایک پاؤں کا یہ کام نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ دیکھو دنیوی امور میں تو ایک ظاہر نتیجہ مدنظر ہوتا ہے اور امر مخصوص کے واسطے کوشش کی جاتی ہے اور ضمیر میں ایک خاص غرض اور مقصد مدنظر رکھکر محنت کی جاتی ہے۔ اور کامیابی کیواسطے کس قدر جان توڑ کوشش کی جاتی ہے حصول عزت اور مدارج پاس کرنے کے واسطے کیسی کیسی جانکاہ محنتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ بعض اوقات انسان ان محنتوں کی وجہ سے پاگل اور مجنون اور بعض اوقات ایسے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ سل اور دق وغیرہ امراض اس کے لاحق حال ہو جاتی ہیں جب دنیوی امتحانات کی گھاٹیاں ایسی مشکل ہیں تو پھر

دینی اور روحانی مقاصد

کی گھاٹیاں جن کے نتائج ابھی ایک قسم کے پردہ غیب میں ہیں اور بعض ظنی طبائع ان کے وجود اور عدم وجود میں بھی فیصلہ نہیں کر سکتے ان کے حصول کے واسطے پھر کیسی کیسی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے یہ خیال کر لینا کہ ہم ایک پھونک سے خدا تک پہنچ سکتے ہیں اور صرف انسانی اقرار سے ہی پاک ہو سکتے ہیں یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے **اصلاح** کبھی دیکھی اور نہ سنی۔

یاد رکھو کہ پاکیزگی کے مراحل بہت دور ہیں۔ اور وہ ان خیالات سے بالاتر ہیں۔ صرف پاکیزگی حاصل کرنا اور سچے طور سے صغائر کبائر سے بچ جانا ان لوگوں کا کام ہے جو ہر وقت

خدا کو آنکھ کے سامنے رکھتے ہیں

اور فرشتہ سیرت بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ دیکھو ایک بکری کو اگر ایک شیر کے سامنے باندھ دیں تو وہ اپنا کھانا پینا ہی بھول جاوے چہ جائیکہ وہ ادھر ادھر کے کھیتوں پر منہ مارے۔ اور لوگوں کی محنت اور جانفشانیوں سے پیدا کی ہوئی کھیتوں کو کھاوے۔ بس یہی حال انسان کا ہے۔ اگر اس کو یہ یقین ہو کہ

میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم خدا مجھے دیکھ رہا ہے تو بھلا پھر ممکن ہے کہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو سکے؟ ہرگز نہیں یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ جب یقین اور قطعی علم ہو کہ اس جگہ قدم رکھنا ہلاکت ہے یا ایک سوراخ میں جس میں کالا سانپ ہو اور یہ خود اُسے دیکھ بھی لیوے تو کیا اس میں اُنگلی ڈال سکتا ہے؟ یا ایک ایسے جنگل میں جہاں اس کو یقین ہو کہ ایک خونخوار شیر ہے تنہا بغیر کسی ہتھیار کے جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ غرض یہ فطرت انسانی میں ہی رکھا گیا ہے کہ جہاں اس کو ہلاکت کا یقین ہوتا ہے اس جگہ سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔

جب تک اس درجہ تک خدا کی معرفت نہ ہو جاوے اور یہ یقین پیدا نہ ہو جاوے کہ خدا کی نافرمانی اور گناہ ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے یا ایک خطرناک زہر ہے تب تک حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا گیا۔ اور بغیر ایسے کامل یقین اور معرفت کے بغیر

ایمان بھی ادھورا ایمان ہے

وہ ایمان جس کا اعمال پر بھی اثر نہ ہو یا جو ایمان انسانی حالات میں ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے کس کام کا ایمان ہے۔ اور اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے کاروبار میں آرام سے زندگی بھی بسر کرتے رہیں اور خدا بھی مل جاوے اور انسان پاک بھی ہو جاوے اور اسے کوئی محنت اور کوشش نہ کرنی پڑے یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کل انبیاء اولیاء۔ اتقیاء۔ اور صالحین کا ایک یہ مجموعی مسئلہ ہے کہ

پاک کرنا خدا کا کام ہے

اور خدا تعالیٰ اس فضل کے جذب کے واسطے اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازبس ضروری اور لازمی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ سورج دنیا میں موجود ہے مگر چشم بینا بھی تو چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت لغو اور بے فایدہ نہیں ہے۔ جو ذرائع کسی امر کے حصول کے خدا نے بنائے ہیں آخر اُنہیں کی پابندی سے وہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ کان سُننے کے واسطے خدا نے بنائے ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے۔ آنکھ جو دیکھنے کے واسطے بنائی گئی ہے وہ سُننے کا کام نہیں کر سکتی۔ بس اسی طرح خدا کے فضل کے فیضان کے حصول کی جو راہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے اس سے باہر رہ کر کیسے کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔

حقیقی پاکیزگی اور طہارت

ملتی ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ خود خدا نے فرما دیا کہ اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو رسول ﷺ کی پیروی کرو۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی نبی یا رسول کی کیا ضرورت ہے وہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں۔ تم مُردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں

پس انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے۔ اور خدا کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تا کہ پھر خدا کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اُٹھائے۔ خدا کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈھنے میں فنا ہو جاوے تا خدا پھر اسے زندہ کرے اور شربت وصال پلاوے۔ اور اگر انسان جلدی کرے گا۔ اور خدا کی چنداں پروا نہ کرے گا۔ یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا۔ تو پھر یاد رکھو کہ خدا بھی غنی عن العالمین ہے۔ کیا کوئی ہے جو خدا کے قانون کو مٹا سکے؟ جو کہ اس نے فضل کے حصول کے واسطے بنا دیا ہے کہ فضل کے حصول کے امیدوار اور از راہ نیاز اس دروازہ سے داخل ہوں جب اُن کی اُمیدیں پوری ہونگی ورنہ اگر تمام عمر بھی پھر کتے پھریں بجز اس اصلی راہ کے (جو اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے) ہرگز ہرگز منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکینگے۔ خدا نے ایک راہ بنا دی ہے۔

ہلاک ہوگا وہ جو پیروی نہ کرے گا

مگر لوگ باوجود سمجھانے کے نہیں سمجھتے۔ اور لاپرواہی کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس راہ کو جس کی ہم ان کو دعوت دیتے ہیں آزما لیں۔ کہ آیا ہم سچ کہتے ہیں یا کہ جھوٹ۔ ہماری طرف سے تو خدا بحث کر رہا ہے۔ اور اُس نے ہماری تائید میں آج تک ہزاروں نشان بھی دکھائے۔ کون شخص ہے جس نے ہمارا کوئی نہ کوئی نشان نہ دیکھا ہو۔ ابھی ایک انگریز امریکہ سے ہمارے پاس آیا تھا۔ وہ خود اقرار کر گیا ہے کہ واقع میں ڈوئی کی پیشگوئی کے عین منشا کے مطابق مرا۔ مگر وہ تو خود بڑا تھا۔

غرض ایک ڈوئی کیا ہزاروں روشن اور زبردست نشان موجود ہیں۔ خدا کسی کا محکوم تو ہے نہیں وہ چاہتا ہے۔

مُردے زندہ کرے یا زندوں کو مارے

غرض دُنیا کے کاموں کے واسطے اپنی عمریں۔ مال۔ دولت صحت۔ وقت آپ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ آخر دین کا بھی حق ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی وقت عمر دولت خرچ کی جاوے آپ ولایت میں ساڑھے تین سال رہے مگر ہم کہتے ہیں کہ تین کو جانے دیں وہ باقی کی ساڑھے ہی ہمارے پاس رہ جاویں پھر دیکھیں کہ آپ کے معلومات میں کیا مفید اضافہ ہوتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں

فرمایا اس کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آویگا۔ اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ ﷺ کے بعد نہیں آسکتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔

رئیس المتصوفین حضرت ابن عربی کہتے ہیں کہ

نبوت کا بند ہو جانا اور اسلام کا مر جانا ایک ہی بات ہے

دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تو عورتوں کو بھی الہام ہوتا تھا چنانچہ خود حضرت موسیٰ کی ماں سے بھی خدا نے کلام کیا ہے۔ وہ دین ہی کیا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ اس کے برکات اور فیوض آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر اب بھی خدا اُسی طرح سُنتا ہے جس طرح پہلے زمانہ میں سُنتا تھا اور اُسی طرح سے دیکھتا ہے جس طرح پہلے دیکھتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ جب پہلے زمانہ میں سُننے اور دیکھنے کی طرح صفت تکلم بھی موجود تھی تو اب کیوں مفقود ہو گئی۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا اندیشہ نہیں کہ کسی وقت خدا کی صفت سُننے کی اور دیکھنے کی بھی معزول ہو جاوے۔ افسوس ایسے بے ہودہ خیالات پر۔

خدا جس طرح سے پہلے تمام انبیاء کے ساتھ بولتا تھا اور کلام کرتا تھا اُسی طرح اب بھی بولتا ہے۔ چنانچہ ہم خود اس ثبوت کے واسطے موجود ہیں۔ یقین جانو کہ جس طرح خدا دیکھتا اور سُنتا ہے۔ اُسی طرح کلام بھی کرتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کو اسلام میں ہمیشہ کے

واسطے مانا جاوے - اسلام کی زندگی ہی نہیں رہتی اور کبھی عزت ہی نہیں پاسکتا - اور اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک بے فیض اور بے برکت مُردہ مذہب رہ جاتا ہے -

آپ اگر آج اس وقت اس بات کو نہ سمجھو گے تو پھر کسی دوسرے وقت میں سمجھ جاؤ گے - اس کے مانے بغیر تو پھر اسلام رہ ہی نہیں سکتا - اور آپ کو بھی مانے بغیر چارہ نہیں ہوگا - اگر فطرت ہی کسی کی بے پروا ہو - تو فطری نقص کو تو کوئی دور کر نہیں سکتا ورنہ اگر فطرت سلیم ہے تو پھر کبھی نہ کبھی کشاں کشاں ادھر آہی جاوے گا -

سوال کیا گیا کہ کیا ایک ہی وقت میں کئی نبی ہو سکتے ہیں ؟

فرمایا - ہاں - خواہ ایک ہی وقت میں ہزار بھی ہو سکتے ہیں مگر چاہئے نبوت اور نشان صداقت ہم انکار نہیں کرتے -

سوال کیا گیا کہ کیا یہ آخری صدی ہے ؟

فرمایا اس کا علم خدا کو ہے - وہ قادر ہے کہ ایک زلزلہ سے تمام دُنیا کا خاتمہ کر دے - اصل بات یہ ہے کہ آرام اور خوشی کے وقت میں بھی انسان کو ایسے ایسے سوال سوجھتے ہیں - اگر کوئی ذرا سی بھی مشکل آجاوے یا ابھی ایک زلزلہ آجاوے اور مکانات لرزنے لگ جاویں اور اس وقت معاً خیال کرینگے کہ قیامت آگئی اور یہی دنیا کے خاتمہ کا وقت ہے - اور سچے دل سے خدا کو مان لے گا - مگر جب امن ہو جاتا ہے تو پھر ایسے ایسے سوالات ہی سوجھا کرتے ہیں -

فرمایا

میر محمد اسمٰعیل صاحب نے گذشتہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلے کے متعلق ایک قصہ سُنایا کہ ایک شخص دہریہ تھا اور خدا سے منکر تھا - مگر جب زلزلہ آیا وہ بھی رام - رام کرنے لگ گیا - آخر جب وہ وقت جاتا رہا تو اُس سے سوال کیا گیا کہ تم خدا کے منکر ہو پھر اُس وقت رام رام کیا کہتا تھا - شرمندہ سا ہوکر کہنے لگا کہ اصل میں میرے سے غلطی ہی کھائی - میری عقل ماری گئی تھی - غرض خدا چاہے تو صرف ایک ہی زلزلہ سے ہلاک کر دے - خدا کے آگے کوئی مشکل بات نہیں اب بھی خدا نے ایک زلزلہ کی خبر دی ہوئی ہے - آوے گا اور بغتۃً آوے گا - ہر کس اپنے اپنے کام میں بے فکری سے مصروف ہوگا -

فلسفے بھی آرام کی حالت میں

سوجھتے ہیں - عذاب نظر آجاوے تو سب کچھ بھول جاتا ہے - وہ جو ۴ اپریل والا زلزلہ تھا اُس کی بھی ہم نے قبل از وقت خبر دی تھی - اور یہ طاعون جس نے دنیا میں ایک کہرام مچا رکھا ہے اس کی بھی ہم نے قبل از وقت خبر دی تھی - کتابوں میں اشتہاروں میں اس کو شائع کر دیا تھا - کوئی زبانی بات ہی نہیں چنانچہ وہ بعینہ بالکل پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوئی - اور ابھی خدا نے بس نہیں کی - اس نے دنیا کو متنبہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے - اور نہیں چھوڑیگا جب تک طاقتور حملوں سے دُنیا کو منوا نہ لے گا - ہمارے لئے تو ہر رات نئی ہوتی ہے - خدا جانے کیا ہونے والا ہے - اور کیا کچھ ہوگا - ہمیشہ ترساں و لرزاں اور دعا میں مصروف رہنا چاہئے -

اطلاع

میں نے بارہا خریداران الحکم کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کو درج کرنے سے نظرانداز نہ کیا کریں - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر خریدار اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے - بعض حضرات تو ایسے ہیں - کہ بجائے اس کے کہ نمبر خریداری دیں - وہ نام اور پتہ بھی خوش خط نہیں لکھتے - بلکہ صرف اپنے دستخط سے ہی گذر جاتے ہیں - ایسے حضرات کے خطوط کی تعمیل بھلا کیونکر ہو سکتی ہے - پس پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ خریداران خط و کتابت نمبر خریداری کو ضرور درج کیا کریں - یاد رہے کہ رجسٹرابل نمبر نہ لکھا جاوے - کیونکہ اس سے کوئی فایدہ نہیں - یہ ڈاکخانہ کا نمبر رجسٹری اخبار ہے -

مُبارک باد

میاں نور محمد صاحب ننگہ ضلع جالندھر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے - جس کا نام حضرت اقدس نے عبدالرحیم رکھا ہے -

ناظرین سے التماس ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے طول عمر دے نیز نافع الناس وجود ثابت کرے - آمین

چشمۂ معرفت

طالبو! تمکو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں اُس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن

کتاب مستطاب چشمۂ معرفت یعنے مضمون (الہامی کتاب) جلسہ آریہ لاہور معہ ضمیمہ بجواب اعتراضات مضمون آریہ جو اوائل دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء میں محلہ وچھووالی میں منعقد ہوا تھا اور جس میں مسلمانوں کو بذریعہ خطوط و اشتہار طلب کرکے آریہ قوم کے مہانماؤں نے دلخراش گالیوں سے اپنے مہمانوں کے سینوں کو گھایل کیا تھا بفضل قادر مطلق ۴۳۰ صفحہ کے حجم میں حضرت اقدس مسیح موعود (ان پر ہزاروں سلام و درود) کے قلم سے لکھی گئی ہے اور ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء تک انشاء اللہ تعالیٰ شایع ہوجاوے گی

جن احباب کی درخواستیں پہلے سے موجود ہیں اُنکو بروقت طیاری بذریعہ وی پی فوراً روانہ کی جاویگی لیکن صرف یہ قابل دریافت ہے کہ وہ بلا جلد چاہتے ہیں یا مجلد ؟

قیمت مجلد تین روپیہ ہے اور بلا جلد کی دو روپیہ آٹھ آنہ عہ مجلد کی روانگی میں کسی قدر توقف بھی واقع ہوگا جدید درخواستیں بھیجنے والے اس امر کی تشریح ضرور کریں کہ مجلد روانہ ہو یا بلا جلد - سابقہ درخواستوں میں اگر کوئی صاحب اسکی تصریح فرماویں تو بہتر ورنہ بلا جلد بذریعہ وی پی روانہ کر دی جاویگی والسلام

المشتہر مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء

گلدستہ اخبار

گورنمنٹ کے رفاہ عام کے محکمے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے محکمے جو محض رفاہ عام کی غرض سے قائم کئے گئے ہیں وہ پبلک کی درخواستوں کو غلط انداز نظر سے بھی دیکھنا کیوں پسند نہیں کرتے جب وہ پبلک آمدنی سے چل رہے ہیں تو پبلک کی بہبودی و آسائش کا خیال ایسے محکموں کا اولین فرض ہونا چاہئے۔ برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان میں اگر کسی شئے نے ہر دلعزیز بنایا ہے تو ڈاکخانہ اور ریلوے ہی ہے۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھ رہے ہیں کہ روز بروز سہواً یا عمداً ایسی کارروائیاں عمل میں لائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے پبلک کا بیشتر حصہ بدظن ہو رہا ہے انتظامات ریلوے کی طرف سے عام نفرت ہوتی جاتی ہے کیونکہ مسافروں کے بیشتر حصہ سے حیوانوں کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ان کی آرام و آسائش کی کچھ پروا نہیں کی جاتی۔ کچھ عرصہ سے ایسی وارداتیں سننے اور دیکھنے میں آئی ہیں کہ اب جان و مال کے نقصان سے قطع نظر ہندوستانی خاتونوں کی عصمت بھی بہت کچھ معرض خطر میں ہے۔ اب ہندوستان کی تجارت پیشہ جماعت کو ڈاکخانہ کے جدید وی پی فارموں سے جو دقت اور (؟) پیش آ رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ بعض اوقات ہفتوں تک قیمت وصول ہی نہیں ہوتی۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک کا روپیہ دوسرے کو ادا ہو گیا ہے۔ اس میں نہ صرف پبلک کو بلکہ ملازمین ڈاکخانہ کو بھی سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ باوجودیکہ پبلک اور ان کے اخبارات جدید طریقہ وی پی پر اعتراضی آوازیں بلند کر چکے ہیں مگر منتظمین ڈاکخانہ اس کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

ابھی یہ شکایت رفع نہ ہوئی تھی کہ تار کے نئے قاعدوں سے جو اندرون ہند کے پیغاموں کے لئے جاری ہوئے ہیں کارخانہ والوں کو کئی شکایتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ نئے قاعدہ کے مطابق مرسل الیہ مقام رسید تار نہیں درج نہیں کیا جاتا اور پیغام کے ساتھ روانگی کی تاریخ اور الفاظ کی مجموعی تعداد بھی نہیں لکھی جاتی۔ جس سے ایسے کارخانوں کو جہاں سے بیسیوں تار روزانہ روانہ ہوتے ہیں مختلف مقاموں کی رسیدات چھاپنے میں سخت دقت پیش آئی ہے۔

پس ٹیلیگراف اور پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کو اپنی اپنی جگہ ان نقائص کو حتی الوسع جلد رفع کرنا چاہئے کیونکہ پبلک کی شکایتوں پر بھی ان کا تدارک واقعی اندا و نہ کرنا پبلک کو نہ صرف پبلک محکموں سے بلکہ گورنمنٹ سے بدظن کرتا ہے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب اسکرٹری علی گڈھ کالج کو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نواب صاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہو گیا۔ ہماری یہ رائے ہے کہ نواب وقار الملک بہادر کو خطاب ملنے پر قومی خوشی منائی جاوے جس طرح سیکڑوں تار مبارکباد کے نواب صاحب کے پاس پہنچے ہیں اسی طرح ضرورت ہے کہ ہر شہر کے مسلمان جلسہ کر کے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس شکر گذاری کے تار روانہ کریں۔

۴۰۰ میل پر نشانہ لگانیوالی توپ

حال میں ایک نئی قسم کی برقی توپ ایجاد ہوئی ہے۔ جس سے خیال ہے کہ آلات حرب میں بہت سا انقلاب واقع ہو جائیگا آج تک جس قدر تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے اس امر کا یقین کیا جاتا ہے کہ موجد کا دعوے بالکل صحیح ہے اور یہ کہ اس سے اعلےٰ قسم کی توپ آج تک کبھی ایجاد نہیں ہوئی۔ اس کے موجد کا نام مسٹر ڈبلیو ایس سیمسن ہے اور وہ وکٹوریہ سٹریٹ لندن کے ایک کارخانے کا مالک ہے۔ اس نے اس توپ کی خود بیان حسب ذیل بیان کی ہیں۔

(۱) توپ ۲۰۰۰ پونڈ تک وزنی گولے کو ۳۰۰۰ فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے چلا سکتی ہے۔

(۲) یہ لندن سے پیرس میں (جو ۲۰۰ میل کا فاصلہ ہے) گولہ پھینک سکتی ہے۔

(۳) چلنے کے بعد پیچھے نہیں ہٹتی۔ اس لئے سب جگہ آسانی سے رکھی جا سکتی ہیں۔

(۴) چلتے وقت اس کے اندر سے دھواں یا آگ نہیں نکلتی۔

(۵) اس پر لاگت بہت کم آتی ہے۔ اور سادی اسقدر ہے کہ ایک مرتبہ سمجھ لینے کے بعد ہر کاریگر اسے آسانی سے بنا سکتا ہے۔

(۶) اس میں طاقت اس قدر ہے کہ ہر قسم کے زرہ بکتر میں گولی داخل کر دیتی ہے۔ اس توپ کی طرز ساخت بالکل سادہ ہے۔ چلاتے وقت اس میں بارود نہیں ڈالا جاتا۔ نہ دھواں دیتی ہے اور نہ چلنے کے بعد معمولی توپوں کی طرح پیچھے کو ہٹتی ہے۔ اس لئے چھوٹے سے چھوٹے جہاز پر رکھ کر چلائی جایا کرے گی تو طریق جنگ میں اسقدر تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے جن لوگوں نے برقی ٹرینوں پر سفر کیا ہے وہ اس توپ کے متعلق صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ ٹیوب (نامی) کو توپ اور ٹرین کو گولہ فرض کر لیجئے۔ ٹرین کا وزن بالاوسط ۱۲۰ ٹن ہوتا ہے۔ اس قسم کی ٹرین کی رفتار ابتدائی ۱۰۰ فٹ یعنی ۴۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اگر ٹرین کا وزن توپ کے گولے کے برابر ہوتا۔ اور اس میں اس قدر طاقت صرف کیجاتی۔ تو خیال کر لیجئے کہ اس کی رفتار کس قدر بڑھ جاتی۔ ٹرین کی رفتار ½ میل فی ثانیہ ہوتی ہے۔ پس یہ سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں۔ کہ توپ کے گولے جیسی ہلکی شئے ۶ یا ۷ میل فی ثانیہ کی رفتار سے نہایت آسانی سے چلائی جا سکتی ہے۔ جس توپ پر آجتک تجربات کئے گئے ہیں وہ ۱۶ فٹ لمبی ہے اور ۵۰ پونڈ وزنی گولہ پھینک سکتی ہے گو ابتک اس میں صرف ۵ پونڈ وزنی گولہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔

بہت سی وجوہات یہ ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں کہ توپ کے گولے کی رفتار کا اس قدر زیادہ ہونا ناممکن ہے۔ ایک مثال شہاب ثاقب کی بھی پیش کی گئی ہے۔ مگر اس کا توپ کے گولے سے مقابلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اول الذکر ناہموار اور آخر الذکر ہموار صاف ہوتا ہے۔

معترض کا بیان ہے کہ جب ستارہ رگڑ کی وجہ سے روشن ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات کیسے ممکن ہے کہ توپ کا گولہ اتنی دور چلنے میں آگ نہ پکڑے۔ مگر جدید سائنس اس کے بہت سے طریقے بتلاتی ہے۔ جن سے گولہ ایک خاص مقام پر پہنچنے سے پیشتر نہیں پھٹ سکتا۔ اس توپ کی طاقت اس قدر ہو گی۔ کہ جہاں اور توپوں کا گولہ مشکل سے پہنچ سکتا ہے۔ وہاں اس کا نشانہ بالکل بے خطا ثابت ہوا کریگا۔ ۴۰۰ میل کے اندر (جو اس کے گولے کی رفتار ہو گی) گولے کا قبل از وقت پھٹنا قرین قیاس نہیں اس توپ کا منہ بھی چھپا ہو گا۔ جس سے گولہ باری نہایت صحت سے ہو سکتی ہے۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ یہ توپیں موجودہ توپوں سے اس قدر افضل ہوں گی۔ جس قدر زمانہ کرامول کی توپیں آج کل رائفلوں سے خراب ہیں۔

بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان توپوں کے رائج ہونے سے طریق جنگ ایسا بھیانک اور خوفناک ہو جائیگا۔ کہ لوگ خواہ مخواہ اس سے بچنا پسند کرینگے۔ بہر حال راقم مضمون کی یہ رائے ہے کہ گو ان توپوں کی خونریزی سے خائف ہو کر بہت سے لوگ انہیں خریدنے کا ارادہ بھی دل میں نہ لائیں گی تاہم یہ امر قرین قیاس نہیں۔ کہ جنگ صفحہ ہستی سے بالکل معدوم ہو جائے۔ انگلستان والوں کو ان توپوں سے بہت فائدہ ہوگا کہ وہ سمندر پر کھلے بندوں اپنا قبضہ جمانے چلے جائینگے۔ جب یہ توپیں ان کے جنگی جہازوں پر جم گئیں تو کون سی ایسی طاقتیں ہیں۔ جو اکٹھی ہو کر انگلینڈ کی گولہ باری کا مقابلہ کر سکیں۔ اس میں شک نہیں کہ اور توپیں بھی اتنا

سامان ورزش کی بیانیہ فہرست

کرکٹ بیٹ بید جو رشتے دار کشمیری لکڑی کے مع ہینڈل کاک کین اور ود ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہیں قیمت فی روپیہ۔ کرکٹ بیٹ بید جو رشتہ دار کشمیری لکڑی ... کین ہینڈل مع ربڑ دار کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ہیں۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہو گی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہو گا۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی سپید مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے ... کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کیلئے ۱۲ے

بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۲ و ۱۳ برس کے واسطے وو وسٹ ایک لکڑی ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ سے

فٹ بال عمدہ کاوائنڈ پایدار مضبوط بلیڈر نہایت پایدار ے /

بچوں کے لئے فٹ بال ... مع بلیڈر

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

دھاگے کے بیچ ے /

پریکٹس

کرکٹ ویکس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ }السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ پریکٹس رکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں اس سے بہت کم میں اس کو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز محمد حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ڈیرہ کانگڑہ پنجاب

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۱۲ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی سن پختہ مبلغ ... اور دوم مبلغ ... مبلغ ۱۰ بیلنہ

آنے پر خراس

وی پی کیا جاتا ہے

آٹا پیسنے کا خراس



سید ... غلام حسین ...

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست رہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے آیا دن بھر میں کبھی ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈدن کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایات ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی۔ سوء ہضمی۔ خون کی گرانی جسم کی نقاہت ... یعنے چکر آنا دردسر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ اور مستورات کی بیمار[illegible] اگر کچھ عرصہ تک ... رہی تو خون کثیف ہو جا[illegible] اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورالصدر ... کو شافی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے بخروں کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ صفرا یعنے پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں۔



بارہ آنہ والی

قیمت ۸ / اور ۱۲ / بارہ آنہ والی شیشی میں سات گولیاں ہیں جو ۴ / آنہ والی شیشی کی گولیوں سے چوگنی ہیں۔ کل دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈون پی۔ او بکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا جس بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد ... جوا۔ گیز۔ چنبل۔ داد۔ اور سیلان کی سب طرح کی سوزش تسکین بخشا اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں آرام بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوا خانوں کے پاس قیمت ۱۲ آنہ دو روپیہ فی ڈبیا

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی ایجنسی منگا کر فروخت کریں کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق مبیطر سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضل تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال ہو تو سے طاعون ہر جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت رسر حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاء راز نسخہ اس کا طریقہ بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت

نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ زراجرت سے مطلع فرماویں

المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری ہمیں دکھاتی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا کبھی کسی کو دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان جوانوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے بے لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ دور اور رفع ہونگے ہر قسم کی باہ شکایات کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں اشتہارات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلا طلسمی ہیرانہ سال کے انزال اور جوانی کی بے اعتنائیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچاتے ہیں ہمارا یہ طلا طلسمی بہر فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ ... اس کو منگا کر آزمائیں ... نمونہ منگا کر ... قیمت ...

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت کو تیز کرنے والا ہے قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۴

المشتہر حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ گڑھ ضلع دہلی

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنیوالے کو انعام دیئے جاوینگے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے معمہ یہ ہے :۔
اس اشتہار میں ایک تین حرفہ لفظ درج ہے جسکو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے۔؟

نوٹ :۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک منیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کردیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زیادہ صاحبان نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اُس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کردے۔ اگر (خدانہ کرے) ہم قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کریں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے احباب کو دیئے گئے :۔
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... بمقام ... ضلع منٹگمری۔ سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ... صاحب پلیڈر لاہور
انعام ہشتم سابقہ شفاخانہ جوہر
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر ... ضلع ...

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویا جوہری

پاکٹ کیس ادویات

تصویر وائسرائے معظم
(بالمقابل ... ہندوستان ... مطابق ... زبان ... اردو ... انگریزی ... بیان ... تجارت)

ظاہر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ کیس ہو اسکو حتی الامکان کسی اور نسخہ کی ضرورت نہیں ... یہ کیس ... زیادہ بیماریوں کی ... موجود ہیں ... جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتے ... یہ پاکٹ کیس ... انگریزی و یونانی ادویات کے ... کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ...
... مسافر یا ... جہاں ... ڈاکٹر ... حکیم ... یہ ... ہر ایک انسان ... حکیم حاذق ... حکمت ... کی ادویات سے ... مریضوں کا علاج کر کے ... کے پچاسوں کما رہے ہیں۔

امراض

امراض چشم۔ اسہال۔ ... بواسیر ... سوزاک ... درد ... حیض ... سنگ مثانہ ... درد ... (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ... کا بنا ہے ...) ...

پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصول ۵ر۔ خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ۸ر۔ کلاں دس روپیہ (عہ) محصول ۱۱ر

ملنے کا پتہ :۔ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ تک اسکاٹس امشن نے فاضل طبیبوں کے مجوزہ سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر کھانسی زکام سرگوشت اور پھیپھڑے کی کمی کا ہے اور باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے



ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے
اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن
ہمیشہ اشتہار ... کا امشن ... اسکاٹ کے طریقہ ... کا نشان ہے

... پریس ... میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا